اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشگوار زندگی کا انحصار فرد اور معاشرے کے درمیان متوازن تعلقات پر ہے، اگر یہ توازن بگڑ جائے تو بے پناہ مادی وسائل بھی معاشرے کو سکون و اطمینان مہیا نہیں کر سکتے۔ ماضی قریب میں فرد اور معاشرے کے درمیان تعلق کے حوالے سے ایک تجربہ سوویٹ یونین میں کیا گیا، جہاں اجتماعیت پر فرد کو اِس طرح قربان کیا گیا کہ روزمرہ کے استعمال کی معمولی معمولی اشیاء میں بھی اُس کی پسند و ناپسند کو مسترد کر دیا گیا، اور فرد کو مشین کا ایک پرزہ سمجھ لیا گیا۔ اِس کے برعکس مغربی یورپ اور شمالی امریکہ میں فرد کو اِس طرح ''بے حد وحساب آزادی'' کے مواقع فراہم کیے گئے کہ دولت و طاقت معاشرے کے ایک معمولی سے حصے میں مرکوز ہو کر رہ گئی۔ دونوں تجربوں کا، باہم متضاد ہونے کے باوجود، نتیجہ ایک ہی برآمد ہوا ہے۔ دونوں معاشروں نے مجرموں، یا دوسرے لفظوں میں قانون شکن افراد، کی تعداد میں اضافہ کیا ہے۔ دُنیا بھر میں آبادی کے تناسب سے قیدیوں کی سب سے زیادہ تعداد روس اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہے۔ روسی معاشرے میں ہر اُس شخص کو پسِ دیوارِ زنداں دھکیل دیا جاتا تھا، جو حکمرانوں سے اتفاق نہ رکھتا تھا، یا اپنے ضمیر کے مطابق اظہارِ رائے کر گزرتا تھا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے فرد کو 'بولنے اور چیخنے'' کی تو آزادی دے دی، مگر فرد اور معاشرے کے ایسے تعلق کو چنداں اہمیت نہ دی جو معاشرتی انصاف کے لیے ضروری ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آج امریکہ کے ہر ۱۶۳ شہریوں میں سے ایک قید خانے کی سلاخوں کے پیچھے ہے۔

امریکی ذرائع ابلاغ میں بنیادی انسانی حقوق کی جو رٹ لگائی جاتی ہے، اِس سے ایک عام آدمی یہ تاثر لیتا ہے کہ شاید ریاست ہائے متحدہ امریکہ دُنیا کے آزاد اور منصف ترین معاشروں میں سے ایک ہے، مگر جرائم کے اعداد و شمار اِس کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ خود امریکی اہلِ دانش بھی جرائم کی بڑھتی